ہندوستان میں وارد ہوئے تو انہوں نے فنِ حدیث کی خدمت اور اس کی عام تشریح میں اپنی عمریں صرف کر دیں تاکہ لوگ کتاب و سنت سے براہِ راست استفادہ کر کے ان فقہاء کے بے دلیل فتووں اور صوفیوں کے فریب کارانہ ہتھکنڈوں سے نجات حاصل کر سکیں۔" [1]

۹۸۶ھ میں آپ کو اکبر آباد آگرہ میں شہید کر دیا گیا۔ رحمہ اللہ تعالیٰ (جاری ہے)

[1] "امام شوکانی"، مطبوعہ امرتسر ۱۳۶۵ھ ص ۵۔

شعر و ادب

مولانا عبد الرحمٰن عاجز مالیرکوٹلوی

جن کا اہلِ معصیت سے ربط و یارانہ رہا

سامنے جب تک نظر کے تیرا کاشانہ رہا!
آنکھ مصروفِ نظارہ، قلب مستانہ رہا!

بے قراری میں قرار آیا سرِ راہِ وفا
مرحلہ ہر ایک وجہِ قربِ جانانہ رہا

میں کہیں بھی تھا کسی بھی غم کسی بھی حال میں
پیشِ خدمت تیرے میرے دل کا نذرانہ رہا

حشر کے دن حشر ہوگا تیرا ان لوگوں کے ساتھ
جن سے بھی بزمِ جہاں میں تیرا یارانہ رہا

سامنے جن کے رہا حبِّ امارت کا مآل
حالِ دل ان کا فقیری میں امیرانہ رہا!

میرے افسانے پہ اک دنیا ہمہ تن گوش تھی
ایک دنیا کی زباں پر میرا افسانہ رہا!

شمعِ محفل تا سحر کچھ اس طرح جلتی رہی،
تا سحر گردش میں اس کے گرد پروانہ رہا

عمر بھر جس نے کیا غیروں سے اپنوں سا سلوک
عمر بھر اپنوں میں وہ مسکین بیگانہ رہا!

ہو گئے وُہ بھی بالآخر غرقِ بحرِ معصیت
جن کا اہلِ معصیت سے ربط و یارانہ رہا

وُہ فرازِ دار ہو یا پرسشِ تلوار ہو،
سر بخم تیری رضا پر تیرا دیوانہ رہا!

زندگی تیری رہی ہے موت کی دہلیز پر
موت کے مفہوم سے عاجزؔ تُو بیگانہ رہا